ادبیات

ساقی سے

جناب آلِ مظفر نگری

نزولِ صبحِ غم ہے آ کریں ملکر دعا ساقی
یہی تو وقت ہے اک ضربِ الا اللہ کا ساقی

جز اک اللہ دورِ بادہ آشامی کا کیا کہنا
کہ ہر اک موجِ مے ہے موجۂ بحرِ عطا ساقی

جوابِ جامِ جم ہو۔ اور حریفِ مہر و مہ بھی ہو
کسی ٹوٹے ہوئے ساغر سے تو وہ دل بنا ساقی

فضاؤں سے حریمِ ناز کی دادِ محبّت لوں
اگر مضرابِ غم سے چھیڑ دوں سازِ وفا ساقی

مرے حق میں کرم یہ سعیٔ بے حاصل کا کیا کم ہے
برائے زندگی مرنا تو آساں ہو گیا ساقی

نہوں گے ختم سوزِ غم کے ہنگامے سرِ محفل
مرا دل لے کے پروانے میں کس نے رکھ دیا ساقی

بوجہِ ضبطِ غم جو دل سے لب تک آ نہیں سکتیں
انھیں آہوں کے پہلو میں ہے تاثیرِ دعا ساقی

گرائیں بجلیاں مجھ بر اسی کے لالہ و گل نے
کہ جس خاکِ چمن کو میں نے دی نشو و نما ساقی

انھیں دادِ وفا میں ہے تامل۔ ہو۔ مگر میں تو
لئے بیٹھا ہوں اُن کے سامنے عذرِ خطا ساقی

میں اُن کے ہر ستم پر اس لئے لبیک کہتا ہوں
مجھے مجبور کر دیتا ہے دستورِ وفا ساقی

نہ رہبر نے دیا دھوکا نہ رہزن نے مجھے لوٹا
مجھے منزل ہی نے محرومِ منزل کر دیا ساقی

انھیں کی سمت ہر سجدہ ہے میرا وہ کہیں بھی ہوں
مجھے مطلق نہیں ہے حاجتِ قبلہ نما ساقی

ہے اپنی جستجو میں وہ اَلم کو ہے تلاش اپنی
ابھی معلوم کرنا ہے اسے اپنا پتا ساقی